یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

نمبر ۴۰ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداران سے	۳
" ششماہی	۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۳ رمضان ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۶ اگست ۱۹۱۵ء روز جمعہ

فہرست مضامین

ایک اشتہار متضمن مسائل	۱
بریلی اور بدایون کے حنفیوں میں چپقلش	۳
قادیانی مشن (یک نہ شد دو شد بلکہ شش شد)	۵
اہل کشمیر کو مبارک۔ (اشتہاری صوفی کی آمد)	۶
مولوی ابو رحمت صاحب غور سے سنیں	۷
واعظین اہلحدیث کانفرنس کی خدمات	۷
فتاویٰ	۸
متفرقات	۹
انتخاب الاخبار	۱۰
اشتہارات	۱۱
"	۱۲

ایک اشتہار متضمن مسائل

بعض احباب نے گلاوٹھی ضلع میرٹھ سے ایک اشتہار متضمن سوالات ہمارے پاس بغرض جواب بھیجا ہے اس اشتہار بازی کی ابتدائی کیفیت سے تو ہم آگاہ نہیں کہ کیونکر ہوئی اور کس سے ہوئی۔ اس لئے ہم اسکے تو ذمہ دار نہیں۔ ہاں ہمارے بھائیوں نے جو ہم سے ان مسائل کا جواب پوچھا ہے بحکم قرآن مجید اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اس کام میں ان کی مدد کرنا ہمپر ضروری ہے۔ سوال ایسے ہیں کہ فریقین کی طرف سے ان کی جواب میں رسائل شائع ہیں تاہم چونکہ جواب کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ اس لئے جواب دینا ضروری ہے اشتہار میں بہت سے الاہنے طعنوں کے بعد جو سوال کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

غیر مقلدین کا دعوےٰ ہے کہ مقتدی کی نماز بلا الحمد پڑھے ہوئے نہیں ہوتی اور گاؤں کے رہنے والوں پر بلکہ ہر جگہ کے مسلمانوں پر خواہ وہ جنگل میں کیوں نہوں جمعہ فرض ہے چونکہ اثبات دعوےٰ ذمہ مدعی کے ہوتا ہے اس لئے غیر مقلدین پر ثبوت اپنے دعوے کا دینا لازم ہے۔ اگر دعوےٰ اُن کا ثابت ہوگیا تو بلا انعام لئے ہوئے ہم اُن کے مسائل قبول اور عمل کرنے کو تیار ہو جائینگے۔

سوال اول۔ فاتحہ خلف الامام بمقابلہ اس حکم حق سبحانہ تعالیٰ کے کہ جب قرآن پڑھا جاوے پس اُس کو تم سنو اور چپکے رہو۔ کوئی آیت یا حدیث کہ جس سے الحمد کا پڑھنا مقتدی کے حق میں اس ممانعت سے خاص ہو جاوے ثبوت دعوے میں پیش کریں۔ مگر اس شرط سے کہ وہ حدیث صحیح و صریح الدلالۃ ہو یعنی صحیح بعبارۃ

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا۔ Reg. L. No. 352

AsliAhleSunnet.com

روایت ہو اور اُس کے مدلولات میں تردد اور اختلاف کی گنجائش نہ ہو جیسے حدیث حضرت عبادۃ بن صامتؓ کی ہے اور صریح الدلالۃ یعنی تاویل کے ساتھ ہیر پھیر کر کے مقتدی کے ذمہ نہ لپیٹی جائے جیسے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے بلکہ صاف صاف ان لفظوں کے ساتھ ہو کہ مقتدی کی نماز بلا الحمد نہیں ہوتی یا مقتدی کو الحمد پڑھنی چاہئے

سوال دوم۔ نماز جمعہ مواضعات وغیرہ میں اس سوال کا جواب دیا جائے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود عام حکم ہونے کے موضع قبا میں یا حجۃ الوداع کے روز عرفات میں باوجود ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود ہونے کے نہ خود جمعہ پڑھا نہ دوسروں کو حکم دیا؟

اہلحدیث۔ اقتباس مذکور میں جو سوال اول اور سوال دوم کی صورت میں لکھا گیا ہے یہ در اصل فریق ثانی کی طرف سے نفی کی دلائل ہیں جن کو بصورت سوال بیان کیا گیا ہے۔ اصل سوال صرف یہ ہے کہ (ا) فاتحہ خلف الامام کا ثبوت اور (ب) ہر مقام پر جمعہ پڑھنے کا ثبوت۔ میرا خیال ان مسائل میں خاص صورت کا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ان مسائل میں اہلحدیث کا دعوے مسلم الطرفین ہے اس لئے اس کے ثبوت دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اہل حدیث جس دلیل سے فرضیت فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں وہ فریق ثانی کو بھی مسلم ہے یعنی لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب[1] (بخاری)

اسی طرح دوسرے دعوے کی دلیل جس سے فرضیت جمعہ کا ثبوت ہوتا ہے مسلم فریقین ہے۔ ہاں اہلحدیث کے عام دعوے کو حنفیہ بصورت عام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تخصیص کے قائل ہیں یعنی وہ دعوے اول کی بابت کہتے ہیں کہ نماز میں فاتحہ کی ضرورت ہے مگر مقتدی کے لئے نہیں امام اور منفرد (اکیلے) کیلئے ہے۔ نمازی تین قسم ہوتے ہیں۔ امام۔ مقتدی اور اکیلا۔ اہلحدیث اس حدیث کو تینوں اقسام پر حاوی جانتے ہیں اور حنفیہ دو پر مانتے ہیں۔ تیسری قسم (مقتدی) کو اس سے مستثنٰے کہتے ہیں۔ گویا اس بیان تخصیص میں حنفیہ ایک ایسے دعوے کے مدعی ہیں جس میں فریقین کو نزاع ہے اور اہلحدیث ایک ایسے دعوے کے مدعی ہیں جس کا مفہوم منذا اھر مسلم فریقین ہے۔

اسی طرح جمعہ پڑھنے والے بھی تین قسم ہیں۔ شہری مقیم۔ دیہاتی مقیم اور مسافر۔ فرضیت جمعہ کی دلیل آیت قرآنی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ کے علاوہ احادیث بکثرت ہیں جن میں مذکور ہے کہ ہر عاقل بالغ پر جمعہ فرض ہے۔ ان احادیث کا شمول تینوں قسموں کو ہے مگر مسافر بالاتفاق اس سے مستثنٰی ہے اُسپر جمعہ فرض نہیں اس لئے وہ محل نزاع بھی نہیں۔ شہری پر بالاتفاق فرض ہے۔ رہے دیہاتی۔ حنفیہ اُن کی تخصیص کے قائل ہیں لہذا ثبوت اُن کے ذمہ ہے کہ کس دلیل سے اس عام حدیث کو خاص کرتے ہیں

یہ ہے تنقیح دعوے فریقین کی جس کے نہ جاننے سے فریقین الجھن میں پھنس جاتے ہیں۔ ہمارا خیال انہی مسائل کی نسبت کوئی خاص ایسا نہیں بلکہ اہلحدیث کے جتنے اختلافی مسائل ہیں ہم اس اعتقاد پر ہیں کہ اُن سب میں وہ سبکدوش ہیں اور اُن کے مخاطب اُن میں مدعی ہیں۔ مثلاً رفع یدین ہے اس کو حنفی بھی مانتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی تھی پھر کیا ہوا؟ منسوخ ہوگئی۔ بہت خوب۔ تو ثبوت دعوے نسخ بذمہ حنفی۔ آمین بالجہر ہے تو حنفی بھی مانتے ہیں کہ آں حضرت نے آمین بالجہر کی مگر منسوخ ہوگئی۔ بہت اچھا ثبوت نسخ بذمہ مدعی۔

پس ان دونوں مسائل میں اہلحدیث کا ثبوت مسلم طرفین ہے یعنی فاتحہ خلف الامام کی دلیل لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب ہے اور دیہات میں جمعہ کی فرضیت کی دلیل علاوہ عموم آیت کے حدیث مندرجہ ذیل صاف ہے الجمعۃ واجبۃ علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض (رواہ ابوداؤد) یعنی ہر ایک مسلمان پر جمعہ فرض ہے سوائے چار قسم کے۔ غلام۔ عورت۔ نابالغ بچہ یا بیمار۔ پس اُن کے سوا دیہاتی کو بھی اس فرضیت سے مستثنٰے کہنے والا اپنے دعوے کا ثبوت دے۔ سائل نے بڑی ہوشیاری سے اپنے ثبوت کو بطور سوال کے لکھا ہے مگر اہل علم کے نزدیک عنوان بدلنے سے اُس کو آسانی نہیں ہوسکیگی پس اب وہ اپنے سوالوں کے جواب سُنو:۔

اہل علم جانتے ہیں کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ میں جو اذا کا لفظ ہے سور کلیہ نہیں بلکہ اہل منطق اور اہل عربیت اس کو سور مُہملہ کا کہتے ہیں۔ جب اس میں کلیت نہیں تو منع قرأت فاتحہ کی دلیل نہ ہوسکی۔

آئیے ہم اس کو کسی وجہ سے کلی بھی مان لیں تاہم اس میں وہ زور نہیں جو سائل نے سمجھا ہے کیونکہ کلیے بہت سے افراد بالاتفاق مخصوص ہو چکے ہیں مدارس میں بوقت تعلیم اذا قرء القراٰن صادق ہے مگر حکم فاستمعوا واجب نہیں۔ مغرب یا عشاء کے وقت فرضوں کی دوسری جماعت کھڑی ہو جس میں امام قرآن شریف بالجہر پڑھتا ہے جس سے اذا قرء القراٰن صادق آتا ہے مگر پہلی جماعت کے لوگوں کو سنتیں پڑھنے سے حنفی بھی مانع نہیں یعنی اُن کو فاستمعوا کا حکم نہیں دیتے۔ اور سُنئے امام قرأت کر رہا ہے۔ ایک شخص مسبوق آکر نماز میں ملنا چاہتا ہے وہ اور کچھ نہ پڑھے تکبیر تحریمہ تو ضرور پڑھیگا۔ یعنی اللہ اکبر کہکر وہ داخل نماز ہوتا ہے اور ..... اللہ اکبر جملہ تامہ ہے حالانکہ اُس کے کہتے وقت امام قرأت کر رہا ہے جس سے اذا قرء القراٰن صادق ہے مگر فاستمعوا واجب نہیں۔ سردست اتنے مواقع کی تخصیص یاد رکھکر اصول فقہ کا وہ قاعدہ یاد کریں جس میں مذکور ہے کہ ایک ہی موقع کی تخصیص سے حنفی مذہب کے مطابق بھی عام میں وہ قوت نہیں رہتی جو قبل از تخصیص اُس میں ہوتی ہے۔ پس جس طرح یہ مواقع تخصیص پذیر ہوگئے ہیں اسیطرح خلف الامام بھی تخصیص پذیر ہے۔ یعنی جس طرح ان

[1] بغیر فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی [2] جب نماز جمعہ کیلئے بُلایا جائے تو جلدی آؤ۔

مواقع میں آیت قرآنی اذا قرء القرآن نے حکم دیں برب فاستمعوا نہیں لگایا۔ اسی طرح خلف الامام بھی فاستمعوا کا محل نہیں۔ اس تخصیص کی دلیل تو ہم آپ لوگوں سے نہیں پوچھتے مگر اس تخصیص کی دلیل اُس سے مضبوط پیش کرتے ہیں یعنی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

دیہات میں جمعہ کی بابت جو سائل نے معارضہ پیش کیا ہے وہ بہت ہی کمزور ہے۔

آں حضرت مع صحابہ کرام جمعۃ الوداع میں مسافر تھے اور مسافر پر تو بالاتفاق جمعہ فرض نہیں پھر اس سے جمعہ کی دیہاتی فرضیت میں کیا شبہ پیدا؟ موضع قبا کا ذکر بے محل ہے۔ سائل اس کی تفصیل کرے ہم جانتے ہیں کہ ہمارے یہ جوابات بوجہ علمی اصطلاحات کے عام فہم نہیں ہوسکتے۔ مگر ہم مجبور ہیں فریق ثانی ان اصطلاحات کے بغیر جواب کو جواب نہیں جانتا۔

عام فہم تقریر یہ ہے کہ چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز جائز نہیں۔ اس لئے خلف الامام ہو یا اکیلا ہو۔ فاتحہ ہر حال میں پڑھنی چاہئے۔ اور جو آیت قرآنی اس کے برخلاف پیش کی گئی ہے اُس کا مطلب یہ نہیں جو سائل نے سمجھا ہے بلکہ یہ ہے کہ قرآن جب بطور وعظ و نصیحت کے پڑھا جائے تو چپ رہکر سنو۔ نماز کا موقع مراد نہیں۔

اسی طرح فرمایا جمعہ ہر ایک مسلمان پر واجب ہے۔ دیہاتی لوگ بھی چونکہ مسلمان ہوتے ہیں اس لئے اُن پر بھی جمعہ واجب ہے جب تک اُن کو منع کرنے کی کوئی کافی وجہ نہ ملے جو بوجہ نہ ہونے کے سائل نے بھی ذکر نہیں کی اور جو کی ہے وہ غیر کافی ہے۔

بریلی اور بدایوں کے حنفیوں میں چپقلش

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ حنفی مذہب میں دو گروہ ہیں۔ ایک دیو بندی کے نام سے مشہور ہیں۔ جن سے مراد یہ نہیں کہ وہ خاص دیو بند کے رہنے والے ہیں۔ بلکہ دیو بندی سے مراد یہ ہے کہ وہ مسائل فقہ میں حنفی مذہب کے پابند ہیں دیگر رسمیات شرکیہ اور بدعیہ کے قائل اور فاعل نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ گروہ پکے حنفی ہیں مگر بدعتی نہیں۔

دوسرا گروہ وہ لوگ ہیں جو علاوہ حنفی مذہب کی پابندی کے دعوے کرنے کے رسوم مروجہ (مولود۔ گیارہویں وغیرہ) کے بھی قائل اور فاعل ہیں۔ جس طرح پہلے گروہ کا صدر مقام دیوبند ہے اس دوسرے کا صدر مقام بریلی اور بدایوں ہے

اختلاف انسانی فطرت میں داخل ہے اس لئے اس سے نہ ڈرنا چاہئے نہ اس کو موجب تفرق و انفصال جاننا چاہئے۔ ہاں اس کا استعمال جب بُرے عنوان سے کیا جائے۔ نفس معاملہ سے گزر کر ذاتیات تک پہنچا جائے اور اپنے مسلم بھائی کی عزت کو جسکی شان میں فرمایا[1] عرض المومن کحرمتہٖ بگاڑا جائے تو وہی اختلاف جو بموجب ارشاد اختلاف امتی رحمت تھا مبدل بزحمت ہوجاتا ہے۔

خدا بُرا کرے اُس بے علمی اور جہالت کا جو ایک بھائی مسلمان کو دینی مسائل کی تحقیق میں دوسرے مسلمان بھائی کی ہتک کرنے پر آمادہ کرتی ہے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دو شخص بالکل گھی کھچڑی ہیں جونہی کسی معمولی مسئلہ میں اختلاف ہوا فریقین سے تحریرات شائع ہوئیں جن میں خشونت بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ کلام سلام سب ترک۔ کوئی سمجھتا ہے تو جواب ملتا ہے وہ قابل سلام نہیں۔ لائق کلام نہیں۔ مگر جونہی زمانہ کے اُٹھنے پھر ملاپ ہوتا ہے تو وہی فریقین ہیں اور وہی فریقین کے مسائل ہیں مگر نہ وہ تلخی ہے نہ ترشی نہ وہ ایک دوسرے کے برخلاف فتوے ہیں نہ تشدد۔

اس کی مثال ہم اپنے ہی گھر سے دیتے ہیں۔ امرتسر کی جماعت اہلحدیث میں دو تین دفعہ شور اُٹھا۔ پہلے مولوی غلام علی مرحوم اور خاندان غزنویہ میں مسئلہ بیعت پیری مریدی کے متعلق یہ مرحوم منکر تھے اور غزنویہ اُس کے قائل۔ ایسا اختلاف ہوا کہ اُس زمانہ کی تحریرات دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ یا اللہ ایک ایسے معمولی استحبابی مسئلہ میں اتنی تلخی اور مسلم بھائی کی ہتک اور آبرو ریزی یہاں تک کہ سلام کلام بند۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز تو سب سے پہلے بند۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں وعظ کرنے کا جھگڑا اُٹھا جس میں ایک فریق مولوی احمد اللہ صاحب تھے۔ دوسرے فریق خاندان غزنویہ کے امام مولوی عبدالجبار مرحوم وغیرہ۔ یہ اختلاف بھی یہاں تک پہنچا کہ ایک نے دوسرے کی اقتدا چھوڑ دی۔ کلام سلام ترک۔ عدالت اور پولیس تک نوبت۔ مگر جونہی زمانے نے رنگ بدلا تو دونوں بزرگوں میں مصالحت ہوئی یا کرائی گئی۔ ان دونوں میں سے کسی نے اپنے سابقہ خیالات سے رجوع نہیں کیا تاہم ایک دوسرے سے دوستانہ راہ و رسم پیدا ہوئی۔ مزید لطف یہ ہے کہ خاندان غزنویہ میں سے ایک رکن مولوی عبدالواحد صاحب امام مسجد چینیاں لاہور جب لاہور میں امام مقرر ہوئے تو وہاں کے حسب حال اُنہوں نے بھی خطبہ میں وعظ کہنا شروع کیا مگر اُن کے ساتھ اُن کے بھائیوں کا وہ جھگڑا ہوا نہ فتوے لے لیسی۔ نہ ترک کلام نہ ترک سلام۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک ایسے امر پر اتنا فساد کیوں ہوا؟ ایک معقول پسند آدمی اسکو معقولیت کے پیرایہ میں یوں پوچھ سکتا ہے کہ اس باہمی منافرت کی علت تامہ کیا تھی۔ یہی اختلاف رائے تھا تو بوقت مصالحت اُس کا اثر کیوں نہ رہا وہ نہ تھا بلکہ اس میں کوئی جزء اور بھی داخل تھا تو وہ کیا تھا۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب دوسری صورت میں ہوسکتا ہے کہ اُس منافرت کے لئے علت تامہ صرف اختلاف رائے نہ تھا بلکہ اُس میں کچھ نفس کا جوش بھی تھا جو سرد پڑنے سے علت تامہ کا وجود نہ رہا۔

یہ مثال ہم نے اپنے گھر کی اس لئے دی ہے کہ

[1] مسلمان کی ہتک عزت اُس کے قتل کے برابر گناہ ہے۔ منہ

میل ملاپ اتفاق (۸۰۲)

بریلوی اور بدایونی ہماری تحریر کو کسی بدنیتی پر محمول نہ کریں۔

بریلوی جماعت کے صدر مولانا احمد رضا خان صاحب ہیں۔ اور بدایونی پارٹی کے مقتدر مولانا عبدالمقتدر صاحب ہیں۔ موخر الذکر گو علمی پائے میں امتیاز نہیں رکھتے لیکن اُن کے والد مولانا عبدالقادر مرحوم بڑے عالم اور بزرگ مانے جاتے تھے یہاں تک کہ بریلوی صاحب بھی اُن کے مخلصوں میں شمار تھے۔

ان دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معمولی مسئلہ میں اختلاف ہوا۔ جمعہ کے خطبہ کی اذان امام کے سامنے کھڑے ہو کر کہنی چاہیئے یا مسجد کے دروازے پر اونچی جگہ۔ بریلوی صاحب کہتے ہیں دروازہ پر اور بدایونی صاحب فرماتے ہیں امام کے روبرو قریب بات تو معمولی تھی خصوصاً تقلیدی مذہب میں تو لڑائی جھگڑے کا کام ہی نہیں نہ اُس میں کسی آیت حدیث کے پیش کرنے کی ضرورت ہے نہ تفسیر یا تاویل کی حاجت۔ ہم تو صرف یہ ہے کہ نفتی علی قول الامام مطلقا (بس امام ابو حنیفہ کے قول پر فتوے دیا اور چھٹی پائی) میں سچ کہتا ہوں حنفیوں میں باہمی جھگڑا سنکر مجھے تعجب آتا ہے کہ ان میں جھگڑا کیوں ہے جب کہ ان دونوں نے تقلید ہی اس لئے اختیار کی تھی کہ ہمکو پورا علم نہیں (کیونکہ تقلید تو بے علمی کی فرع ہے) اسلئے کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہیں۔ غیر مقلدوں کو شتر بے مہار کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ ایک امام کے مقلد نہیں اس لئے حدیثوں ...... پر عمل کرتے ہیں چونکہ مجتہد کے درجے پر پہنچے نہیں ہوتے اس لئے اس نقصان علم میں کبھی منسوخ حدیث پر عمل کرتے ہیں کبھی ناسخ کو چھوڑ دیتے ہیں (اس ناسخ منسوخ کے جھگڑے نے بہت لوگوں کی غلطیوں کو منسوخ کر دیا) ہم چونکہ ایک امام کے مقلد ہیں اس لئے آنکھیں بند کر کے امن امان کے ساتھ سیدھے راستے پہ چلے جاتے ہیں۔ بہت خوب۔ لیکن اس دعوے کا ثبوت ہمیں اُس وقت ملتا ہے جب ہم دو حنفیوں میں اختلاف دیکھتے ہیں۔ اُس وقت ان دونوں کی حالت یہی ہوتی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو وہابی اور غیر مقلد کا الزام لگاتا ہے مگر درحقیقت دونوں غیر مقلد ہوتے ہیں۔

تفصیل اس کی چاہو تو بریلوی اور بدایونی خلاف کی تحریرات پڑھو۔

بحیثیت مقلدان دونوں کا منصب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ امام ابو حنیفہ صاحب کا قول درمیان میں رکھکر فیصلہ کر لیتے۔ اللہ اللہ اور خیر سلا۔ کیونکہ تقلید اسی غرض سے تو کی تھی کہ مسائل شرعیہ کی اُلجھن میں پھنسکر گمراہ نہ ہوں۔ لیکن بجائے اس کے فریقین نے کیا کیا وہی کیا جو ایک مقلد کی شان کے خلاف ہے۔

مولانا بریلوی نے تو وہ حدیث پیش کی جو سائب بن یزید سے امام بخاری وغیرہ نے نقل کی ہے۔ کہ جب لوگ زیادہ ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منارہ پر دوبارہ اذان دینے کا حکم فرمایا۔

دوسرے فریق نے اپنے تقلیدی منصب کو ذرا سمجھا اور یہ غور کیا کہ یہ آیت یا حدیث کا پیش کرنا مقلدیت کے خلاف ہے اس لئے اُنہوں نے شان مقلدیت کو محفوظ رکھتے ہوئے فقہ کی روایات سے کام لیا مگر شان تقلید کو پورا محفوظ نہ رکھ سکے چنانچہ اُن کے اصلی الفاظ یہ ہیں۔

فقہائے کرام حنفیہ بلانکیر تصریح فرما رہے ہیں کہ اذان ثانی قریب ممبر دیجاوے درمختار میں ہے ویؤذن ثانیا بین یدیہ (رسالہ بریلوی تحریر کا جواب صـ۱)

اس جواب میں بدایونی فریق کی نسبت جو ہم نے کہا کہ باوجود حوالہ فقہ پیش کرنے کے شان تقلید کو محفوظ نہ رکھ سکا۔ اس لئے کہ وہ مقلد تو کہلاویں امام ابو حنیفہ صاحب کے اور قول پیش کریں کسی غیر کا۔ درمختار کا مصنف امام ابو حنیفہ نہیں ہے جس قول کو اُس نے امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب بھی نہیں کیا۔ کیا معلوم وہ قول کس کا ہے کسی مجتہد کا ہے یا مقلد کا۔ مجتہد ہے تو کس درجے کا ہے مجتہد مطلق ہے یا منتسب یا مجتہد فی المذہب کا۔ غرض ان سب مراتب کے طے ہونے پر اس قول کو پیش کر سکتے ہیں بغیر اس کے نہیں۔

ہم رہ رہ کر حیران ہوتے ہیں کہ دو مقلدوں میں اختلاف ہے اور مٹتا نہیں کیونکہ اختلاف کو طوالت وہاں ہوتی ہے جہاں فریقین کے فہم کو دخل ہو جہاں فریقین کو دخل دینے سے روکا جائے اور صاف کہا جائے (اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ لاظنہ (مسلم الثبوت) کہ تمہارا کام صرف اپنے امام کے قول پر بھروسہ کرنا ہے" وہاں جھگڑا کیا اور اختلاف کیا؟ ہمارے خیال میں جن دو مقلدوں میں باوجود تقلید کے نزاع دور نہ ہو تو اُن کی بابت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

بدایونی صاحب نے تو شان مقلدیت کو کچھ بچایا یا بچانے کی کوشش کی۔ مگر مولانا بریلوی نے تو تقلیدی مذہب کا کچھ بھی پاس نہ کیا اور براہ راست حدیثی استدلال کر کے اچھے خاصے اہلحدیث بنگئے جس پر ہمیں خوشی بھی ہے اور افسوس بھی۔ خوشی تو یہ ہے کہ الحمد للہ ایمانی راہ پر آئے۔ افسوس یہ ہے کہ کل کو پھر اہلحدیث کی مخالفت کرینگے۔ اُس موقع پر ہمیں کہنا پڑیگا ؎

و اذا تکون کریہۃ ادعی لہا
و اذا یحاس الحاس یدعی جندب

ہمیں یہ دیکھکر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو یہی الزام دیتے ہیں کہ تم بدگو ہو۔ تم بدزبان ہو تم دشنام دہ ہو۔

بدایونی صاحب نے تو غضب ہی کر دیا جو عام طور پر لکھدیا۔

وہابی سنی۔ قادیانی۔ رافضی۔ قادری
چشتی۔ نقشبندی جس کے مقابل آپ
(بریلوی) کے یہاں سے کچھ لکھا گیا اُن میں
سے ایک بھی گالیوں سے نہ بچا (صـ۳)

آج تک ہمنے سمجھا تھا کہ بریلوی نازو انداز کے متحمل وہابی غیر مقلدین ہی ہیں چنانچہ ان تحریرات میں بھی "وہابیہ مخذولین" کا ذکر ملتا ہے مگر اس قول میں ہمنے اوروں کو بھی شریک پایا اس لئے ہمکو اس شرکت کا رنج ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارا دعوےٰ تھا ؎

ملہ دیباچہ درمختار +

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

نفس مسئلہ کے متعلق ہم کچھ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ ہمارا لکھنا کسی فریق کو مفید یا مضر نہیں ہو سکتا بلکہ اُن کی عادت پر خیال کر کے یہ کہنا بیجا نہیں کہ ہماری رائے جس فریق کے ساتھ ہوگی بس اُسی پر ڈگری ہو جائیگی کیونکہ ان تحریرات میں ہمکو یہہ فقرات بھی ملتے ہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کہتا ہے تم نے دہلی کے وہابیہ مخذولین کی ترویج ارواح کے لئے ایسا کہا ہے۔ اس باہمی چپقلش میں اپنا نام پاکر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے ؎

مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

البتہ بحیثیت ایک ثالث بالخیر اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اختلاف اُس اذان کے بارے میں ہے جو متصل خطبہ کے ہوتی ہے یعنی دوسری اذان۔ سائب بن یزید کی حدیث جو مولانا بریلوی نے پیش کی ہے اُس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو پہلی اذان کا منارہ زوراپر ہونا ثابت ہوتا ہے دوسری کا نہیں جو محل نزاع ہے اس لئے ہم باور نہیں کر سکتے کہ ایسے ذی علم بزرگ ایک ایسی دلیل کو پیش کریں جس کو مدعا کے ساتھ تقریب تام نہو۔

اسی طرح بدایونی مجیب سے بھی تعجب ہے کہ اُنہوں نے یہ اعتراض نہیں کیا۔

بہر حال ہم اس لڑائی کو جلد ختم ہوا سُننا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ناراض نہ ہوں تو ان دونوں کی فہمائش کے لئے اُن کی حنفی برادری کی ایک مثال عرض کرتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ حنفی ایک نوع بمنزلہ مقسم کے ہے جس کی دو صنف ہیں۔ دیوبندی اور بریلوی۔ گو یہ دونوں آپس میں سخت مختلف ہیں لیکن دونوں کو حنفیت کا دعوے ہے اس لئے ہر ایک دانا انکو حنفی بھائی کہہ سکتا ہے گذشتہ ایام میں مولانا ناظر حسن صاحب اور جمہور دیوبندی علماء میں مسئلہ سود کے متعلق اختلاف ہوا۔ اُنہوں نے باہمی اکٹھا بیٹھکر خوش اسلوبی سے ختم کرلیا جو برادری کا حق ہے۔ ایک مثال کافی ہے۔ اگر بریلوی اور بدایونی اپنے دیوبندی حنفی بھائیوں کی مثال سے فائدہ اٹھا کر اختلاف رفع کرلیں تو اُن کے حق میں بھی اچھا ہوگا۔ سیدھی بات ہے جس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا قول نکال کر دونوں اُس پر عمل کریں۔ اور اگر ہماری تجویز سے مصالحت ہونے تک فریقین کے دشنام نامہ میں کچھ ذخیرہ گالیوں کا رہجائے تو وہ سیدھا اہلحدیثوں کو بھیجدیں کیوں؟

؎ کیوں نہ ٹھیریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اُٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا جاتا ہے

قادیانی مشن

یک نہ شد دو شد بلکہ شش شد

دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی جو تاویلات تحریفات کے درجے تک پہنچائی تھیں اُس کا بدلہ اُن کو دنیا میں بھی ملنا تھا جو علاوہ اُن بے عزتیوں کے جو مخالفوں کے مقابلہ الہامی تحدیوں میں ناکام رہنے پر آپ کو نصیب ہوئیں یہ ایک بڑی سزا ہے کہ اُنہوں نے خود جو پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک مصلح پیدا ہوگا۔ اس پیشگوئی کی ایسی مٹی پلید ہوئی کہ آج چھ کس دعویدار اس کے موجود ہیں۔

لاہور سے ایک طویل اشتہار ہمکو پہنچا ہے جسکے شائع کرنے والے ڈاکٹر نور محمد۔ سید محمد شاہ محمود شاہ (نار کلی) ہیں۔ یہ سب لوگ مرزائی (قادیانی) ہیں اُنہوں نے اُس پیشگوئی کے الفاظ کو نقل کر کے لکھا ہے:۔

مندرجہ بالا الفاظ اُس پیشگوئی کے ہیں جو ایک اخص آدمی کے ظہور کے بارے میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے شائع کی ہوئی ہے۔ احمدی جماعت میں اس وقت مندرجہ ذیل اشخاص مدعی سمجھے جاتے ہیں (۱) محمد ظہیر الدین بدرالدین ظہیر الدین (۲) مولوی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری۔ (۳) قاضی یار محمد صاحب نورپوری (۴) ماسٹر محمد سعید صاحب انسپکٹر سکولز امرتسر (۵) چودہری عبدالعزیز صاحب عامل بالقرآن بٹالہ (۶) میاں محمود احمد صاحب قادیانی۔

اس شمار کے بعد اپنا فیصلہ یوں لکھا ہے:۔

مندرجہ بالا اشخاص میں سے ہمنے محمد ظہیر الدین بدرالدین ظہیر الدین صاحب کو حسب ذیل قسم دی ہے۔ اور اُنہوں نے ان الفاظ میں ہمارے سامنے قسم اُٹھائی "میں ظہیر الدین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا مصداق صرف میں ہی ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ صرف تو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے"

اس فیصلہ کے بعد دوسرے دعویداروں کو بھی نوٹس دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اس لئے ہم دیگر دعویداروں کی خدمت میں بھی خصوصیت سے التماس کرتے ہیں کہ اگر وہ مندرجہ بالا پیشگوئی کا اپنے آپکو صیحح مصداق سمجھتے ہیں تو وہ مندرجہ بالا الفاظ میں خدا تعالیٰ کی قسم اُٹھادیں۔ اور اگر وہ کسی طرح سے گریز کرینگے تو عنداللہ وعندالناس کاذب متصور ہونگے۔ اصل غرض ہم مشتہران کی صرف یہ ہے کہ حق و باطل میں فرق ہو سچے کا بول بالا ہو اور جھوٹوں کا منہ کالا ہو اور پبلک دھوکا دینے والوں سے بچ جائے:

قادیانی طریق پر یہ فیصلہ حق ہے کیونکہ اُن کے ہاں یہ طریق مروج ہے کہ مدعی قسم کھائے اس لئے وہ جانیں اور اُن کا کام۔ ہمارے نزدیک مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر بحث کرنا دراصل مرزا صاحب کی صداقت کی نوع ہے۔ جن لوگوں کے نزدیک مرزا صاحب کی صداقت ہی ثابت نہیں وہ اس پیشگوئی سے کیا دلچسپی رکھ سکتے ہیں بجز اس کے یہ کہنے کا اُن کو موقع ملے "جیسی کوکو ولی دیسی جھرفی"

AsliAhleSunnet.com

مرزا صاحب نے جیسی آں حضرت کی پیشگوئی کو خراب کیا تھا خدا نے اُن کی امت کے ہاتھوں اُنکی پیشگوئی کو خراب کرا دیا گیا سچ ہے ؎

کبھی معشوق تھے ہم بھی جواب عاشق کہاتے ہیں
کسی کا دل دُکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

ہم اس بحث کو انجام تک دیکھنے کے مشتاق ہیں قادیانی مشن میں آج کل اختلاف اس کثرت سے ہو رہا ہے کہ ایک اجنبی کو یہ کہنے کا موقع ہے کہ
(تین تیرہ ہونے والی ہے جماعت آج کل)

اہل کشمیر کو مبارک

اشتہاری صوفی کی آمد

زمانہ کو رنگ بدلتے دیر نہیں لگتی ایک وقت تھا خواجہ غنی شاعر کشمیری کہتے تھے

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو
کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

آج شہرت کا ذریعہ اخباری اشتہارات ہیں اس اشتہار بازی نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ صوفی صاحب بھی اسی کو طریق عمل بنا رہے ہیں

پنجاب کے ناظرین بخیال صوفی حافظ جماعت علی شاہ صاحب علیپوری (سیالکوٹ) کو جانتے ہونگے آپ بغرض رمضان شریف کشمیر تشریف لیگئے تو اخباروں میں اپنے جانے کا اعلان کس خوش اسلوبی سے کراتے ہیں کہ سائیں ایبنی عرائض سری نگر فلاں صاحب کی کوٹھی پر بھیجیں۔ اللہ اکبر۔ صوفی صاحب کیا ہیں اچھے خاصے رائسرائے آئم۔ مہاراجہ کشمیر بیدرطون ہیں کہ ادھر آپ آئے ہم ستری نگر کشمیر اور مکان کوٹھی کسی رئیس کو بتلایا جاتا ہے اور ہر مرید آپ کی مدح میں قصائد لکھتے ہیں تو آپکو **لامکان** بتلاتے ہیں جو آج تک خدا کی صفت میں کہا جاتا تھا چنانچہ آپ کے رسالہ میں ایک تازہ قصیدہ آپ کی مدح میں نکلا ہے جس کی پیشانی یوں مرقوم ہے:-

در مدح زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین قطب زماں غوث دوراں حاجی الحرمین الشریفین سیادت پناہ نجابت دستگاہ سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب صدیقی مجددی نقشبندی علی پوری مدظلہم العالی۔
(انوار الصوفیہ جولائی ص۳)

خیر تو خیریت سے نام ہے۔ مدح یہ ہے:-

بظاہر گرچہ خوبان نہان ست
بصورت ہائے سر عیان عیان ست
علیپورا از مکانِ لامکان ست
شہ عالی نشان بے نشان ست

یعنی علی پور (صوفی صاحب کا مقام) خدائے لامکان کا مکان ہے۔ صوفی صاحب خدائے بے نشان کے نشان ہیں۔ (جیسے ہندو کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار کہتے ہیں) دوسرے لفظوں میں وہی مضمون ہے کہ

شہ عالی نشانِ بے نشان ست

ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم لوگوں کو یہ کہتے سنتے ہیں کہ زمانہ گزشتہ میں بڑے بڑے اولیاء اللہ ہوتے تھے آج تو ایسے بزرگوں سے دنیا خالی ہے۔ حالانکہ آج بھی ایسے لوگ ہم میں موجود ہیں جو اپنے مریدوں سے ایسے ایسے قصیدے سنتے اور خوش ہوتے بلکہ انعام دیتے ہیں جن کا نمونہ اس رباعی کے علاوہ مندرجہ ذیل شعر ہے ؎

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ **جماعت علی** ہیں
(انوار الصوفیہ ع۹ جلد ۷ ص۱۲)

کیا ایسے بزرگوں سے وہ بزرگ بڑے تھے۔ واللہ ایک ناواقف کو شک ہو سکتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے جس طرح آج ہمارے سامنے قطب زمان چلتے پھرتے نظر آتے ہیں جن کو ہم خوب پہچانتے ہیں کہیں پچھلے زمانے کے قطب صاحب بھی ایسے ہی نہوں۔ جن کو مریدوں نے بحکم مریداں پرانند بنا دیا ہو۔

خیر کچھ بھی ہو بہر حال ہم اہل کشمیر کو مبارکباد دیتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ سے اولیاء اللہ کے قدردان خادم رہے ہیں اُسی خدمت گزاری کا صلہ شاید اُن کو ملا ہے کہ خود اُن کے گھر میں ایک ایسا ولی بلکہ ولی گر پہنچا ہے جس کی ایک نظر سے لاکھوں ولی ہو جاتے ہیں۔ غور سے پڑھئے:-

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

امید ہے کشمیر اس ولی گر کی ایک ہی دفعہ کی زیارت سے بجائے جنت نظیر کے ولی خانہ بنجائیگا انشاء اللہ بلکہ اگر اہل کشمیر چاہیں تو صوفی جماعت علی شاہ صاحب کے دم سے اپنے تمام گزشتہ اولیاء اللہ کو زندہ کرا سکتے ہیں کیونکہ اُن کی تعریف میں کہا گیا ہے

تو وہ مسیح نفس ہے کہ قم اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی
(رسالہ برکات علی پور ص۱۰)

اگر کشمیر کے سارے اولیاء اللہ شاہ صاحب کی صحبت اور حکم (قم) سے زندہ ہو جاویں تو کشمیر کیسی جنت نظیر ہوکر تمام دنیا کے مسلمانوں کی زیارتگاہ بنجادے۔ پھر تو کیا کہنے ہیں۔ اس لئے اہل کشمیر کو جناب شاہ صاحب کی خدمت میں درخواست کرنی چاہئے کہ تکلیف فرما کر قبرستان تشریف لے جائیں ہاں جناب شاہ صاحب کے حضور درخواست کرنیکا قاعدہ زبانی عرض کرنے کا نہیں۔ بلکہ صرف دل میں خیال جما کر دو زانو سامنے بیٹھ جانے سے شاہ صاحب دل کی بات معلوم کر لیتے ہیں چنانچہ آپکی مدح کا شعر ہے ؎

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھپہ وا
عرض مطلب یاں مرا محتاج گویائی نہیں
(انوار الصوفیہ ع۳ جلد ۵ ص۳)

ہاں ہم نے سنا ہے کشمیر میں بعض علماء اور صوفیاء جناب شاہ صاحب کے مخالف ہیں اس لئے اُن کو سمجھایا جاتا ہے کہ وہ غور سے سنیں شاہ صاحب کی مدح کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
(انوار الصوفیہ ص۹ جلد ۷)

AsliAhleSunnet.com

یہ شعر بھی آپ کی مدح میں ہے ؎

تیرا ہو مقبول ہے مقبول ہے اللہ کا
تیرے راندے نے کہیں جائے پناہ پائی نہیں

(ص ۸ جلد ۵)

اس لئے مخالفین شاہ صاحب خوف کریں اور اس خوف دلانے کو گیدڑ بھبکی اور مُعِزّ مُذِلّ وغیرہ کا مصداق جاننا اُن کا اختیار ہے ؎

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

مولوی ابو رحمت صاحب غور سے سنیں

جناب من السلام علیکم۔

میں نے بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۶ جولائی آپ کی خدمت میں ایک سوال کیا تھا کہ اخبار الحکم قادیان ۶ مارچ ۱۹۰۸ء میں لکھا تھا کہ مولوی ابو رحمت صاحب مرزا صاحب کے معتقد ہیں۔ چنانچہ عبارت اُس کی ۱۶ جولائی کے اہلحدیث میں نقل ہو چکی ہے۔ اُس کا جواب جناب نے دیا ہے جو اہلحدیث مورخہ ۳۰ جولائی میں چھپا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۹۰۸ء کے واقع پر شرعاً اب (؟) میں سات سال کے بعد سوال کیا گیا۔ اس کے جواب کیلئے چودہ سال چاہئیں۔ جناب من! یہی جواب آپ آریوں کو دیا کرتے ہیں کہ تیرہ سو سال کے بعد تم لوگ قرآن پر سوال کرتے ہو۔ اس کے جواب کیلئے چھبیس سو سال چاہئیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب کی رائے سے میں تو متفق ہو سکتا ہوں کہ جواب آگیا مگر عام لوگ تو مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کھلے لفظوں میں ہاں یا ناں نہ کریں۔ میرا سوال تو صرف یہ ہے کہ آپ بسب روایت الحکم اس زمانہ میں مرزا صاحب کے معتقد ہوئے تھے؟ اور اب بھی ہیں؟ اس مختصر سے سوال کا جواب کیا مشکل ہے جناب کو اختیار ہے کہ اہلحدیث میں جواب دیں یا قادیان کے کسی اخبار میں یا لاہور کے میں آپ کو اہلحدیث میں جواب دینے کیلئے مجبور نہیں کرتا۔ امید ہے آپ ضرور توجہ فرماویں گے۔

(آپ کا مخلص)

واعظین اہلحدیث کانفرنس کی خدمات

شعبان ۱۳۳۳ھ میں

ماہ شعبان میں مولوی عبدالغنی خان صاحب مولوی عبدالحکیم صاحب مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب وغیرہ نے کانفرنس کی طرف سے جو کام کیا ہے اس کام کی مختصر رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جو لوگ چندہ دیتے ہیں اُن کا روپیہ کس قدر اچھے کام میں صرف ہوتا ہے اہلحدیث سے امید ہے کہ وہ اس کانفرنس کی دل کھول کر مدد کریں گے علماء کا فتوےٰ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ اس کانفرنس کو دیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا خود بھی کانفرنس کو چندہ دیجئے دوسرے اہلحدیثوں سے بھی دلائیے

مولوی عبدالغنی صاحب فرماتے ہیں کہ دہلی آکر دفتر میں رسید بک چندہ کی پڑتال کرائی۔ اور توپ خانہ کی سرائے میں ایک مشہور سوداگر پشمینہ ٹھیرے ہوئے تھے اُن سے کچھ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ڈاڑھی نہ منڈانے کا سو: اگر صاحب نے اقرار کیا۔ اُن کے ملازم ہرچند کھتری سے پھر گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا اسلام کی خوبیاں اور برکات اسلام بیان کئے۔ الحمدللہ کہ مسٹر ہرچند میرے ہاتھوں پر ایمان لایا اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا اور نام ہرچند میں نے بدل کر محمد دین رکھا اللہ پاک استقامت بخشے آمین

مولوی عبدالحکیم صاحب لکھتے ہیں۔ تیر گذرہ سے جارہ ضلع متھرا پہونچ گیا مسمی نبی خان جو کہ مرزائی اور نماز پڑھنے والوں کو اچھا نہ جانتا تھا اس بار بحث ہوئی جاہلانہ طور پر سخت لفظوں میں بحث کرتا رہا۔ میں بموجب قواعد کانفرنس نرم لفظوں میں جواب دیتا رہا۔ خدا کی عظمت بیان کی۔ عذاب دوزخ۔ عذاب قبر سے ڈرایا کئی گھنٹہ گفتگو کے بعد آخر توبہ کی اور نماز پڑھنے کا اقرار کیا۔ اور جتنے دن میں یہاں مقیم رہا۔ میرے ساتھ نماز میں شریک رہا لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین۔

مولوی رحمت اللہ محمد امین صاحبان لکھتے ہیں۔ چک ضلع گورداسپور پہنچ گئے۔ یہاں مسلمانوں کے نام بھی خلاف شرع تھے اُن کو تبدیل کیا۔ نماز کی فضیلت بیان کی۔ بہت سے نمازی جدید ہوگئے۔ شب برات میں آتشبازی چھوڑنے کی مذمت کی اور اُس سے روکا۔

جھوڑی ضلع گورداسپور۔ الہ دین کی نماز شروع کرائی گئی۔ جمعہ از سر نو شروع کرایا بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاط الظہر پڑھتے تھے اُسکو بدعت ثابت کیا اور منع کیا۔

مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں۔ مظفرپور گیا۔ غلام مراد سے سید علی میں وعظ ہوا تقریباً سو مرد عورتوں کا مجمع تھا۔ قرآن کی فضیلت۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ضرورت کو بیان کرتا ہوا۔ شرک و بدعت کی مذمت کی۔ نماز اور اُس کی فضیلت بیان کی بعض مسلمانوں سے ڈاڑھی منڈوانا ترک نماز و شرک وغیرہ سے توبہ کرائی۔

عاجز سید عبدالسلام نائب سکرٹری
اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی بازار بلیماران

عید کے موقعہ پر

اہلحدیثوں اور اہلحدیث انجمنوں کا فرض ہے کہ اپنی کانفرنس کے لئے آنہ فنڈ جمع کرکے بھیجیں۔ دوم عید سے پہلے عید کے احکام سنیہ اور بدعیہ کی تردید کا اشتہار دیں۔

اطلاع اہلحدیث کی اصلی ضخامت ۱۶ صفحات ہیں مگر رمضان کی وجہ سے ۱۲ ہیں۔ بعد رمضان اصلی ضخامت پر نکلے گا۔ انشاءاللہ (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

تصحیح - گزشتہ پرچہ میں فتوے ع۲۵۵ میں تھوڑی سی عبادت چھوٹ گئی جس سے مطلب اُلٹ ہوگیا اس لئے سوال وجواب دونوں مکرر نقل ہیں :-

س نمبر ۲۵۵ - بعض لوگوں کا دستور ہے جو اہلحدیث ہیں اور رفع یدین و آمین بالجہر کرتے ہیں وہ لوگ جب بہت سے حنفیوں میں جاتے ہیں جہاں ایکدو اہلحدیث ہوں - تو رفع یدین اور آمین بالجہر کو چھوڑ دیتے ہیں - کیا ایسے لوگ گنہگار ہونگے یا نہیں ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۵ - اگر طمع دنیاوی کے خیال سے ترک کرتے ہیں تو گناہ گار ہیں - اور اگر فساد کے اندیشہ سے ترک کرتے ہیں تو گناہ گار نہیں پہچان اس کی یہ ہے کہ ذکر نے کی صورت میں اگر کوئی شخص ان مسائل کی بابت سوال کرے جواب صحیح دے تو سمجھا جاویگا دنیاوی طمع سے نہیں - اگر جواب بھی غلط دے تو دنیاوی طمع کا ثبوت ہوگا۔

سوال وجواب سابق

س نمبر ۲۶۱ - دو خطبوں کا ہونا مثل جمعہ کے عیدین میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح سند سے ثابت ہے ؟ عنایت فرما کر اگر اسمیں کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل الاسناد ہو تو تحریر فرماویں اور اخبار اہلحدیث میں درج فرمادیں اور باقی علمائے بھی یہی استدعا ہے۔

(داؤد بن اسمٰعیل موسیٰ جی ناشیہ خریدار اہلحدیث رنگون چینیا سٹریٹ)

ج نمبر ۲۶۱ - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبوں کی عام کیفیت یوں آئی ہے :-

کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما (رواہ مسلم - مشکوٰۃ باب الخطبۃ) یعنی آں حضرت کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے - یہ عام عادت کا بیان ہے خاص عید کے متعلق کوئی روایت مجھے یاد نہیں امید ہے اور علماء توجہ فرماوینگے۔

س نمبر ۲۶۲ - زید کو محرم کی ۵ و ۶ و ۷ و ۱۰ تاریخ کو سواری آتی ہے یعنی امام قاسم صاحب کی روح زید کے جسم میں داخل ہوتی ہے اُس وقت زید کی آنکھیں بالکل کھل جاتی ہیں پلک نہیں مارتا ہے اور پتلی سیاہ اوپر چڑھی جاتی ہیں - مخلوق خدا اُس وقت زید سے اپنی مرادیں مانگتی ہے - زید اُس وقت یعنی امام صاحب مذکور کی روح جواب دیتی ہے کہ تمہاری مراد پوری ہوجاویگی اور یا نہ پوری ہوگی - زید اُس وقت جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ کام ہو جاتا ہے اور بکر کہتا ہے کہ یہ زید مکار ہے بلکہ مشرک ہے اور مخلوق خدا کو مشرک بناتا ہے - زید اور بکر میں سید ہے راستہ پر کون ہے ؟ (خریدار نمبر ۲۹۰۰)

ج نمبر ۲۶۲ - بکر کا خیال صحیح ہے - امام قاسم زندگی میں تو کسی کی حاجت روائی نہ کرسکتے تھے بلکہ خود ساری عمر مع خاندان کے تکالیف میں رہے بعد انتقال اُن کو یہ خدائی قوت کہاں سے آگئی ؟ اس لئے ایسے خیالات مشرکانہ ہیں قرآن وحدیث ان خیالات کی سخت تردید کرتے ہیں - سورۂ جن میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا اے نبی تو ان لوگوں کو کہدے میں تمہارے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

س نمبر ۲۶۳ - بکر لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے محض قرآن مجید پڑھاتا ہے مگر ذواد پڑھاتا ہے زید کہتا ہے ذواد کوئی حرف نہیں ہے دواد حرف ہے - زید کی تائید عمر بھی کرتا ہے - عمر کہتا ہے کہ عربی زبان میں حرف دواد ہے مگر فارس والوں نے ذواد بنالیا ہے اُن میں سے حق بجانب کون ہے (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۳ - بکر رستی پر ہے قرأت اور فقہ کی کتابوں میں مشابہ ظواد کے لکھا ہے عالمگیری ملاحظہ ہو - ظواد کو غلط اور موجب عذاب کہنے والا علم سے بے خبر ہے (۲ رداخل غریب خند)

س نمبر ۲۶۴ - شہر کوہاٹ میں ایک زیارت ہے جس کو زیارت حاجی بہادر صاحب کہتے ہیں - اور اس کے متصل ہی ایک مسجد ہے جس کو مسجد حاجی بہادر کہتے ہیں - بہادری کا خطاب اس وجہ سے ہے کہ وہ (بقول مردمان) پلاؤ کی دیگ سر پہ اُٹھا کر گرم گرم مکہ شریف میں پہنچا دیا کرتے تھے - چونکہ اس ولی اللہ کی دعا برکت سے بیمار شفا پاتی ہیں - بے اولاد اولاد پاتے ہیں - مقدموں والے مقدمات جیتتے ہیں - غرض لوگوں کی مرادیں جو کچھ کوئی مانگے پوری ہوتی ہیں - اس لئے حسب مقدور کوئی جھنڈا چڑھاتا ہے - کوئی قبر پوش - کوئی روپے کوئی پیسے کوئی اناج - بعض رکوع کردیتے ہیں بعض سجدہ بھی کردیتے ہیں اور یہ چڑھاوا مجاوروں کو ملتا ہے جو زیارت پر بیٹھے رہتے ہیں چراغ جلاتے ہیں - جھاڑو دیتے ہیں - حال میں گرد و نواح کے بڑے بڑے علماء نے جمع ہوکر یہ فیصلہ منظور کیا کہ یہ آمدنی مسجد کی توسیع اور مرمت پر خرچ ہو - تو اب سوال دو ہیں - اول یہ کہ آیا یہ آمدنی جائز ہے - دوم یہ کہ آیا مسجد پر خرچ ہوسکتی ہے (نیاز مند ایک خریدار اہلحدیث از کوہاٹ)

ج نمبر ۲۶۴ - یہ چڑھاوے مشرکانہ ہیں اور یہ آمدنی ناجائز ہے مسجد پر لگانا جائز نہیں - قرآن وحدیث دونوں متفق ہیں کہ کوئی زندہ اور مردہ کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا - صاف فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ بھی تمہاری طرح کے بندے ہیں اُن کو پکارو پھر دیکھیں وہ تمہاری دعا کو قبول کرینگے اگر تم سچے ہو) غرض یہ خیالات مشرکانہ ہیں - قرآن شریف انہی کی تردید کو نازل ہوا تھا ایسے اعتقادات کی تائید پر جو آمدن ہو اُسکے ناجائز ہونے میں کیا شک ہے - لہٰذا وہ مسجد کے قابل نہیں حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا طیب (خدا پاک ہے

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

قبول اسلام | مورخہ ۲۳ر جولائی ۴۵ء بروز جمعہ آرمی پیڑ کمپنی ۴۲ چھاونی کوئٹہ میں مسمی ٹھاکر داس ولد لکھو داس قوم زرگر ساکن شہر سہارنپور ملازم کمپنی ہذا نے بخوشی و رغبت عاجز کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ خداوند کریم استقامت بخشے آمین اسلامی نام الہ دین رکھا گیا ہے الٰہم زد فزد

(خاکسار نور محمد میانوی جہلمی حال وارد کوئٹہ چھاونی خریدار ۱۹۸۰)

درخواست کتب | بتاریخ ۲ شعبان المکرم میرا مکان جل گیا۔ علاوہ اثاث البیت کے تمام کتب معقولیہ و منقولیہ جو دو بڑے بڑے صندوقوں میں تھیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ اخبار اہلحدیث کے جتنے نمبر ابتدا سے میرے پاس تھے سب جل گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ کتب کے لئے محض تہیدست و مفلس ہو گیا ہوں سو اس حالت افلاس پر رحم کھا کر آیہ کریمہ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور حدیث نبوی خیر الناس من ینفع الناس کے لحاظ سے اگر کوئی ذی ثروت مالدار رمضان شریف کی برکت خیال فرما کر صحاح ستہ و مشکوٰۃ مصابیح۔ موطا امام مالک۔ تفسیر بیضاوی۔ تفسیر جلالین و اتقان و تفسیر خازن و مدارک و فتح البیان و تفسیر ابن کثیر و عون المعبود و حجۃ اللہ البالغہ و غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب و تفسیر ثنائی و حقانی وغیرہ کتب دینیات سے ہماری امداد فرماویں اور جزائے کامل مالک حشر و نشر و صراط سے لیویں۔

(الملتمس کل العاجز محمد شریعت اللہ عفی عنہ ازموبھاشا پوسٹ کالیدھر گھاٹ ضلع رنگپور ملک بنگالہ خریدار اہلحدیث ۶۶۲۰)

طبی جواب۔ سوال ۱۱ | مطبوعہ اخبار اہلحدیث ۲۳ر جولائی ۴۵ء جناب محمد یونس صاحب تاگڑھی خریدار ۳۶۳۲ کو بذریعہ اخبار ہذا اطلاع ہے کہ نزلہ اور زکام کی مجرب دوا مفت بلاقیمت صرف

محصولڈاک بھیجکر معہ پرچہ ترکیب پتہ ذیل سے طلب فرما سکتے ہیں۔ پتہ۔ (حکیم مولوی سجاد حسین مین پوری)

اشاعت اسلام کالج لاہور | یکم اکتوبر سے اشاعت اسلام کالج کی ابتدائی کلاس کی پڑھائی جاری ہو گی۔ جو طلبار کالج میں داخل ہونا چاہیں۔ اُن کے لئے ضروری ہے کہ درخواستیں ۲۰ر اگست ۴۵ء سے ماقبل دفتر سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور میں بھیجدیں۔ ہر ایک مسلمان[1] اس کالج میں داخل ہو سکتا ہے جو آئندہ اشاعت اسلام کیلئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتا ہو۔ داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں۔

(۱) انٹرنس کا امتحان پاس ہو۔ جن طلبار نے اس امتحان میں عربی کا مضمون بھی لیا ہو گا۔ اُن کو ترجیح دیجاویگی

(۲) مولوی فاضل یا منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی یا اُس کے برابر کا امتحان پاس ہو اور امتحان میں انگریزی بھی لی ہو۔

کالج کی پڑھائی دو سال کی ہے۔ جو طالب علم اپنے اخراجات کی وسعت نہیں رکھتے۔ اُن کے کل اخراجات انجمن بصورت وظیفہ دیتی ہے۔ جن کی تعداد بارہ روپیہ (۱۲؎) سے بیس روپیہ (۲۰؎) ماہوار تک ہے۔ اور کالج میں پاس ہونے کے بعد کامیاب طلبار کو واعظ مقرر کر کے ہندوستان و دیگر ممالک میں بھیجتے ہیں۔ درخواستیں جہاں تک ممکن ہو جلدی موصول ہونی چاہئیں۔

(نوٹ) مدراس۔ بنگال کے طلبار کے لئے جو کناڑی۔ تیلگو یا بنگالی جاننے والے ہوں داخلہ میں خاص رعایت بھی دی جا سکتی ہے۔

(خاکسار مرزا یعقوب بیگ آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

[1] غیر مرزائی بھی داخل ہو کر، آخر تک غیر مرزائی رہنے کی صورت میں کالج ہذا کی طرف سے اشاعت اسلام کر سکتا ہے؟

(اہلحدیث)

یاد رفتگان | حاجی یوسف خان صاحب دفعدار پنشنر فوت ہو گئے۔ مرحوم بڑے موحد متبع سنت تھے۔ ناظرین جنازہ غائب اور دعار مغفرت کریں (محمد ابراہیم خیاط موتی مسجد علیگڈھ)

دوا و دعا | ہمارا لڑکا نہایت کم سن ہے صبح کو پڑھتا ہے شام کو بھولتا۔ علماء و صلحا دعا کریں اور اطبار دوا بتلادیں تو مشکور ہونگا۔

(عبدالغنی موضع رجورا ضلع دربھنگہ)

درخواست اخبار | کوئی صاحب فی سبیل اللہ چھ ماہ کیلئے اہلحدیث جاری کرا دیں۔

(عبدالحق طالب علم ڈاک خانہ ٹنڈہ باگہ ضلع حیدر آباد سندھ موضع حاجی خان کوٹہ)

امداد غریب | ۲۸ر مئی کے پرچہ میں مولوی عبدالمجید صاحب کی طرف سے ایک غریب کیلئے درخواست بابت کتاب فیض الباری چھپی تھی اُسکے متعلق بابو عبدالکریم صاحب میدان جنگ سے تین روپے بھیجتے ہیں۔ جزاھم اللہ۔

عید آنہ فنڈ | اہلحدیث کانفرنس کیلئے عید کے موقع پر فی کس ایک آنہ وصول کرنیکا دستور کئی سال سے ہے اس دفعہ بھی ناظرین عمل کریں۔ اس کے متعلق اشتہاروں کی ضرورت ہو تو منگالیں۔

انجمن اہلحدیث بریلی | نئے واعظوں کی شکایت چھپی تھی کارگزاری نہیں بھیجی اب جواب آیا ہے کہ ایک واعظ مولوی عبدالحق تو بیمار رہا دوسرا واعظ حافظ عبدالحکیم کام کرتا رہا۔

غریب فنڈ | میں از ابراہیم صاحب نیشہ والا کرلہ ضلع بھتانہ ۶ ر ؍ از فنڈ ۳ ؍ سابقہ عیرہ کل للعہ ؍ از مولوی عبدالمجید موضع بھٹو آ ضلع گوردا سپور سائل عہ ر ؍ میزان کل للعہ ؍ دو اخبار ایک بنام مولوی عبدالمجید مذکور دوسرا (بسفارش ابراہیم صاحب موصوف) بنام محمد عمر مبارکپور جاری کئے گئے ؍ باقی ۳ ر ؍

نمبر سائلین سال ہذا (۳۹)

اہلحدیث میدان جنگ میں | اہلحدیث جو کسی نہ کسی خدمت کے لئے میدان جنگ میں ہیں وہ عموماً اور بابو جان محمد صاحب بالخصوص اور بابو عبدالکریم صاحب ... خصوصاً میدان جنگ کے ناظرین اہلحدیث کو سلام علیکم کہتے ہیں اور درخواست دعا کرتے ہیں ... اللہ تعالیٰ ان دونوں کو عافیت سے واپس لائے (۱۹۰)

ایک اہلحدیث آنریری مجسٹریٹ | ہمارے محترم دوست اور اہلحدیث کانفرنس کو جبل پور میں دعوت دینے والی جماعت کے سرگرم ممبر حاجی احمد خان صاحب سوداگر منڈلہ کو سرکار نے منڈلہ کے لئے آنریری مجسٹریٹ بنایا (خدا انصاف کی توفیق بخشے)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۷ جولائی سے یکم اگست تک۔ جو خبریں ہندوستان میں وصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ ۱۵ اسٹیمر اور ماہی گیر کشتیاں غرق کر دیں۔

ان غرق شدہ جہازوں اور کشتیوں میں ناروے ڈنمارک امریکہ روس اور فرانس کے جہاز اور کشتیاں بھی ہیں۔

اٹلی اور فرانس کے تباہ کن جہازوں نے آسٹریا کے ساحل پر کامیاب گولہ باری کی۔

ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ روسی آبدوز کشتیوں نے ترکی جہاز برنیالا پر تارپیڈو پھینک کر اُسے بیکار کر دیا ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ اُن کے جنگی جہازوں نے بحیرۂ اسود میں سمسونہ اور رضیہ کے بندرگاہوں پر گولہ باری کی اور ساحل اناطولیہ کے قریب ایک سو پچاس بادبانی جہاز غرق کیے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے گیلی پولی میں چناق قلعہ پر بم گرائے جن سے وہاں کے پٹرول کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔

گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں لڑائی جاری ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کے قدرے ترقی کرنے کا اعلان شائع ہوا ہے۔

روما کا تار ہے کہ سردیہ پھر جلد آسٹریا پر حملہ کرنے والا ہے۔ اُس کی ڈھائی لاکھ فوج سامان جنگ کے پہنچ جانے پر لیس ہو گئی ہے۔

مسٹر اشمیڈ بارٹلٹ لکھتے ہیں کہ اچی بابا (گیلی پولی) کے محاذ کی بھی وہی حالت ہے جو فرانس میں پیرس کے علاقہ کی ہے یعنی قدم قدم پر خندقوں کیلئے لڑنا پڑتا ہے۔

مشرقی میدان اے جنگ میں روسی بڑی جانبازی سے لڑ رہے ہیں اور اُنہوں نے ہر جگہ نہ صرف جرمن اور آسٹروی فوجوں کو روک رکھا ہے بلکہ پیچھے ہٹا دیا ہے۔

جرمن اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پیٹرو گراڈ (دارالخلافہ روس) سے وارسا کی آمدورفت کا سلسلہ قطع کر دیں، اس لئے اُن کی فوجیں ایک سو بیس میل کے محاذ پر قلوکو ولنا اور ڈونسک کے درمیان پیش قدمی کر رہی ہیں۔

روما کا تار مظہر ہے کہ اطالوی فوجیں سخت لڑائی کے بعد پیش قدمی کر رہی ہیں۔

جو آسٹروی فوجیں آسٹروی فوجوں سے لڑ رہی ہیں اُن کے کمان افسر آسٹریا کے اعلے ترین جرنیل ہیں۔

اٹلی کی فوجیں اب تک ۲۰ ہزار آسٹروی سپاہی گرفتار کر چکی ہیں۔

اطالوی جرنیل کینیو جس نے جنگ طرابلس میں بڑا نام پیدا کیا تھا لڑائی میں مارا گیا۔

مغربی میدان کارزار میں اس ہفتہ کوئی اہم لڑائی نہیں ہوئی۔

واسیجز اور ارگون میں چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئی ہیں۔

واسیجز کی لڑائی میں فرانسیسیوں نے ۱۱ افسر اور ۲۵۰ سپاہی گرفتار کیے۔

۴۔ اگست کو فرانس میں اعلان جنگ کی سالگرہ منائی جائیگی۔ لارڈ کچنر نے ہندوستانی ہسپتالوں کا معائنہ کیا۔

شملہ کی ایک تازہ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بصرہ کے علاقہ میں مقام ناصرہ پر ترکوں کو شکست دی گئی۔

امریکہ میں ایک تفریحی جہاز غرق ہو گیا ہے جس کے ساتھ دو ہزار مرد۔ عورتیں اور بچے بھی غرق ہو گئے۔

۴۔ اگست کو ہندوستان کے تمام انگریزی گرجوں میں اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا مانگنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہاراجہ گوالیار نے وزیر اسلحہ کی خدمت میں ۹۰ ہزار روپیہ ساخت اسلحہ کے لئے پیش کیا ہے۔

لنڈن میں ۲۵ جولائی کو فتح کے لئے دعا مانگی گئی۔

شہر بمبئی کی طرف سے دو جنگی ہوائی جہاز گورنمنٹ کو پیش کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے ضروریات جنگ کیلئے ۴½ کروڑ روپیہ کے قرضہ کا اعلان کیا ہے۔

ٹرانسوال کے مالکان کوئلہ کی انجمن نے امپیریل گورنمنٹ کو ۱۵ لاکھ ٹن کوئلہ دینا منظور کیا ہے۔

باغی بوئر جنرل کیمپ کو ۷ سال قید اور ۱۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

بنگال کے ضلع کچرو میں سیلاب سے قریبا ایک ہزار مربع میل زمین زیر آب ہے۔

بنگال کے ضلع کیملا میں قحط پڑ گیا ہے۔

۱۸ جولائی تک انگریزی فوج کے ۴ ہزار افسر اور ۵۷ ہزار ۳ سو ۹۸ سپاہی مارے گئے۔

حضور ملک معظم جارج پنجم نے سامان حرب تیار کرنیوالے مرکزوں کا معائنہ کیا۔

مغربی میدان جنگ میں جرمنوں کی ۹۵ ہزار کلدار توپیں کام کر رہی ہیں۔

جرمنی کی آبدوز کشتیوں نے جو ممالک متحدہ امریکہ کے تجارتی جہاز غرق کیے ہیں اس پر امریکہ میں جرمنوں کے خلاف سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکہ گورنمنٹ جرمنی سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

یارک کے لاٹ پادری نے انگلستان کے جنگی بیڑہ کے متعلق ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ جنگی بیڑہ کے سپاہیوں کا اتفاق و اتحاد قابل تعریف ہے۔

اسلام اور علماء فرنگ { اسلام کی تائید میں یورپ کے علماء کی رائیں جمع کیگئی ہیں قیمت ۳ر (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

ہر قسم کی گھڑیاں نہایت مضبوط عمدہ اور دیگر سامان حسب لخواہ منگا منظور ہو تو پنشگی قیمت بھیجکر یا بذریعہ وی پی ہم سے طلب کیجئے

چاندی کی ہاف ہنٹنگ واچ	حسینا واچ	وائٹ میٹل واچ	اصلی راسکوپ پٹینٹ	فل جویل گارڈ واچ	جنٹلمین گھڑیاں	سنٹر سکینڈ واچ	ریگولیٹر گھڑیاں
						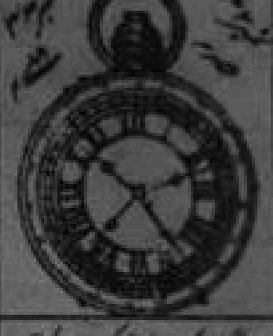	
[illegible] ... ۱۰ سال صرف تیس روپیہ	[illegible] ... ۱۰ سال چوبیس روپیہ	[illegible] ... ۱۰ سال بتیس روپیہ	[illegible] ... ستر روپیہ	[illegible] ... ۴ سال قیمت	[illegible] ... قیمت اٹھارہ روپیہ	[illegible] ... قیمت آٹھ روپیہ	[illegible] ... ۸ سال ... روپیہ

چھ ٹائم بتلانیوالی واچ خاص چاندی کی	نیو فیشن ریڈیم واچ	کیلنڈر واچ یا جنتری واچ	اٹھ روزہ چابی کی گھڑیاں	زنانی چوڑی دار گھڑیاں	ہاتھ پر باندھنے کی گھڑیاں
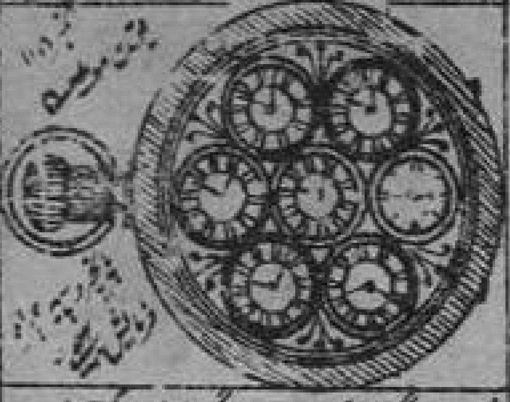		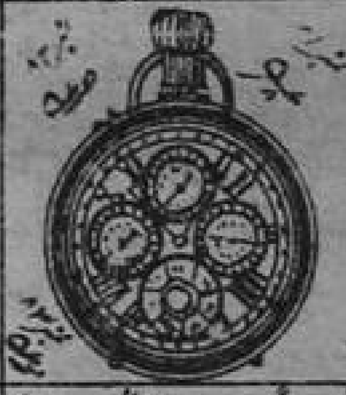		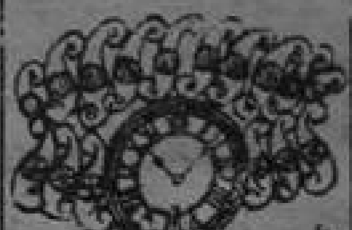	
[illegible]	[illegible] ... پچیس روپیہ	[illegible] ... یعنی صرف ستر روپیہ	[illegible] ... اور اعلیٰ درجہ کی پائیدار قیمت پندرہ روپیہ	[illegible] ... صرف سو روپیہ	[illegible] ... قیمت نو روپیہ

راسکوپ سسٹم واچ

[illegible]

نوٹ فرمائش بھیجتے وقت گھڑی کا نمبر و قیمت ضرور لکھنا چاہئیے۔

المشتہر مولوی محمد لطف اللہ خاں اینڈ کمپنی نمبر ۴ عقب کالی مسجد شہر دہلی

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۶ جولائی سے یکم اگست تک۔ جو خبریں ہندوستان میں وصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ ۱۵ اسٹیمر اور ماہی گیر کشتیاں غرق کر دیں۔

ان غرق شدہ جہازوں اور کشتیوں میں ناروے ڈنمارک امریکہ روس اور فرانس کے جہاز اور کشتیاں بھی ہیں۔

اٹلی اور فرانس کے تباہ کن جہازوں نے آسٹریا کے ساحل پر کامیاب گولہ باری کی۔

ایتھنز کا تار منظر ہے کہ روسی آبدوز کشتیوں نے ترکی جہاز بر نیسلاؤ پر تارپیڈو پھینک کر اُسے بیکار کر دیا ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ اُن کے جنگی جہازوں نے بحیرۂ اسود میں سمسونہ اور رضیہ کے بندرگاہوں پر گولہ باری کی اور ساحل اناطولیہ کے قریب ایکسو پچاس بادبانی جہاز غرق کئے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے گیلی پولی میں چناق قلعہ پر بم گرائے جن سے وہاں کے پٹرول کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔

گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں لڑائی جاری ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کے قدرے ترقی کرنے کا اعلان شائع ہوا ہے۔

رومہ کا تار ہے کہ سرویہ پھر جلد آسٹریا پر حملہ کرنے والا ہے۔ اُس کی ڈھائی لاکھ فوج سامان جنگ کے پہنچ جانے پر لیس ہو گئی ہے۔

مسٹر اشمیڈ بارٹلٹ لکھتے ہیں کہ اچی بابا (گیلی پولی) کے محاذ کی بھی وہی حالت ہے جو فرانس میں پیرس کے علاقہ کی ہے یعنی قدم قدم پر خندقوں کیلئے لڑنا پڑتا ہے۔

مشرقی میدان جنگ میں روسی بڑی جانبازی سے لڑ رہے ہیں اور اُنہوں نے ہر جگہ نہ صرف جرمن اور آسٹروی فوجوں کو روک رکھا ہے بلکہ پیچھے ہٹا دیا ہے۔

جرمن اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پٹروگراڈ (دار الخلافہ روس) سے وارسا کی آمد و رفت کا سلسلہ قطع کر دیں، اس لئے اُن کی فوجیں ایک سو بیس میل کے محاذ پر قلعہ کوولنو اور ڈونسک کے درمیان پیش قدمی کر رہی ہیں۔

رومہ کا تار مظہر ہے کہ اطالوی فوجیں سخت لڑائی کے بعد پیش قدمی کر رہی ہیں۔

جو آسٹروی فوجیں آسٹروی فوجوں سے لڑ رہی ہیں اُن کے کمان افسر آسٹریا کے اعلےٰ ترین جرنیل ہیں۔

اٹلی کی فوجیں اب تک ۲۰ ہزار آسٹروی سپاہی گرفتار کر چکی ہیں۔

اطالوی جرنیل کینو جس نے جنگ طرابلس میں بڑا نام پیدا کیا تھا لڑائی میں مارا گیا۔

مغربی میدان کارزار میں اس ہفتہ کوئی اہم لڑائی نہیں ہوئی۔

واسیجز اور ارگون میں چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئی ہیں۔

واسیجز کی لڑائی میں فرانسیسیوں نے ۱۱ افسر اور ۲۵۰ سپاہی گرفتار کئے۔

۴۔ اگست کو فرانس میں اعلان جنگ کی سالگرہ منائی جائیگی۔ لارڈ کچنر نے ہندوستانی ہسپتالوں کا معائنہ کیا۔

شملہ کی ایک تازہ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بصرہ کے علاقہ میں مقام ناصرہ پر ترکوں کو شکست دی گئی۔

امریکہ میں ایک تفریحی جہاز غرق ہو گیا ہے جس کے ساتھ دو ہزار مرد۔ عورتیں اور بچے بھی غرق ہو گئے۔

۴۔ اگست کو ہندوستان کے تمام انگریزی گرجوں میں اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا مانگنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہاراجہ گوالیار نے وزیر اسلحہ کی خدمت میں ۹۰ ہزار روپیہ ساخت اسلحہ کے لئے پیش کیا ہے۔

لنڈن میں ۲۵ جولائی کو فتح کے لئے دعا مانگی گئی۔

شہر بمبئی کی طرف سے دو جنگی ہوائی جہاز گورنمنٹ کو پیش کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے ضروریات جنگ کیلئے ۴½ کروڑ روپیہ کے قرضہ کا اعلان کیا ہے۔

ٹرانسوال کے مالکان کوئلہ کی انجمن نے امپیریل گورنمنٹ کو ۱۵ لاکھ ٹن کوئلہ دینا منظور کیا ہے۔

باغی بور جنرل کیمپ کو ۷ سال قید اور ۱۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

بنگال کے ضلع فریدپور میں سیلاب سے قریب ایکہزار مربع میل زمین زیر آب ہے۔

بنگال کے ضلع کمیلا میں قحط پڑ گیا ہے۔

۱۸ جولائی تک انگریزی فوج کے ۴ ہزار افسر اور ۵۷ ہزار ۳ سو ۷۸ سپاہی مارے گئے۔

حضور ملک معظم جارج پنجم نے سامان حرب تیار کرنیوالے مرکزوں کا معائنہ کیا۔

مغربی میدان جنگ میں جرمنوں کی ۹۵ ہزار کلدار توپیں کام کر رہی ہیں۔

جرمنی کی آبدوز کشتیوں نے جو ممالک متحدہ امریکہ کے تجارتی جہاز غرق کئے ہیں اسپر امریکہ میں جرمنوں کے خلاف سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکہ گورنمنٹ جرمنی سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

یارک کے لاٹ پادری نے انگلستان کے جنگی بیڑہ کے متعلق ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ جنگی بیڑہ کے سپاہیوں کا اتفاق و اتحاد قابل تعریف ہے۔

اسلام اور علماء فرنگ (اسلام کی تائید میں یورپ کے علماء کی رائیں جمع کیگئی ہیں قیمت ۳؍ (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

ہر قسم کی گھڑیاں نہایت مضبوط عمدہ و دیگر سامان حسب الحکم منگا کر بیجتے ہیں قیمت بذریعہ وی پی ہم سے طلب کیجئے

چاندی کی ہاف ہنٹنگ	حسینا واچ	وائٹ مٹیل واچ	اسلی راسکوپ پیٹنٹ	فل جویل گارڈ واچ	جنٹلمین گھڑیاں	سنٹر سکنڈ واچ	ریگولیٹر گھڑیاں
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

چھ ٹائم بتلانیوالی واچ خاص چاندی کی	نیو فیشن ریڈیم واچ	کیلنڈر واچ یا جنتری واچ	اٹھ روزہ چابی کی گھڑیاں	زنانی چوڑی دار گھڑیاں	ہاتھ پر باندھنے کی گھڑیاں
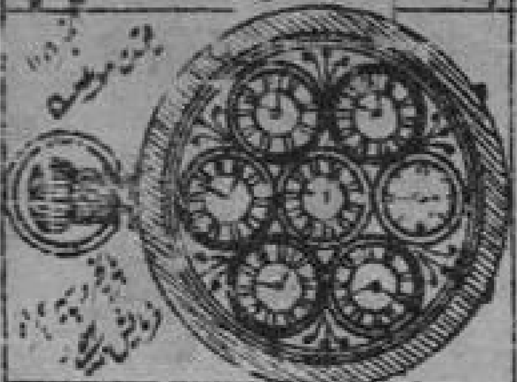				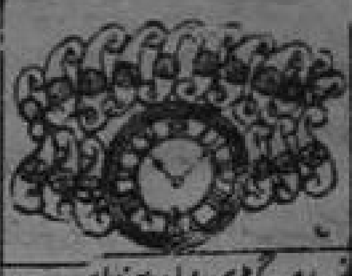	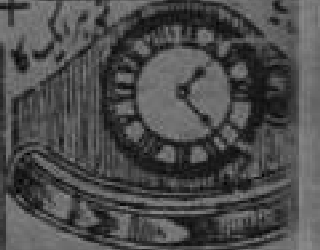
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

راسکوپ سسٹم واچ

[illegible]

ہوکیوری لیور واچ

[illegible]

المشتہر مولوی محمد لطف اللہ خاں اینڈ کمپنی نمبر 4 عقب کالی مسجد شہر دہلی

AsliAhleSunnet.com

عمدہ قرآن شریف مجلد — آئینہ شیشوں کی جالی نما بہترین دوہرے گدے کی ٹوپیاں بوٹے بنے ہیں جیلیبے کی مدار چادریں۔ زیورات نہایت نفیس قابل دید

ان چوبی چھتہ خانہ کا

عطریات صندوق قسم اعلیٰ

بہت دنوں تک خوشبو کے جو عرصہ دراز تک خراب نہیں ہوتے۔

نہایت مضبوط گھریلو سلائی کی مشین نمبر ۳

قیمت پانچ روپیہ

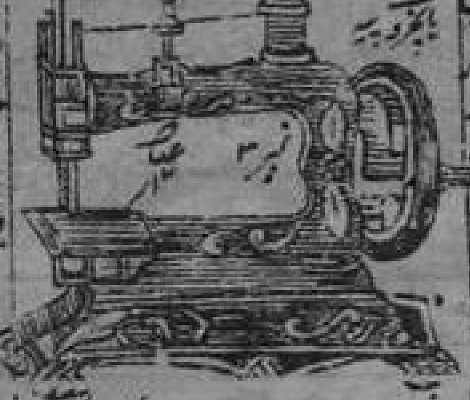

یہ مشین بڑے ہاتھ سے سلائی کرنے کی ہے اور سینے پرونے کی ایسی آسان ترکیب ہے کہ مستورات اور کم سن لڑکیاں بھی بخوبی سلائی کر سکتی ہیں اور بالکل فٹ بیٹھ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ ڈاک محصول ۱۴؍

نہایت مضبوط بڑی ٹائم پیس کلاک

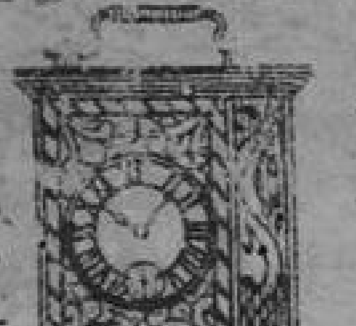

چھتا ئے زمین پوشنہ

سر کے بال تراشنے کی مشین

استرہ اعلیٰ

حجامت بنانے کی

ایلم بروڈری مشین مع پلنگ کے سیج بند

دوپٹہ ریشمین نہایت نفیس

کمربند ریشمین

بلیمن ریشمین

جنرل ایجنسی

حب ملذذ

عرق خضاب

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

بھوبنجی جوڑہ

کنگن بالیاں بمعہ جڑاؤ

چوڑیاں

جھمکے بالیاں

جھومکہ معہ کرن پھول

انگوٹھیاں

چالیس بلدار

جیبی حقہ

ہر ایک قسم کی فروخت مشین مولوی محمد لطف اللہ خان نیڈ کمپنی نمبر ۱۵ عقب گلی مسجد شہر دہلی کے نام آنی چاہیے

AsliAhleSunnet.com